103439-کیا مرد عورتوں کی نظمیں اور ترانے سن سکتے ہیں؟

سوال

کیا مرد حضرات عورت کی آواز میں ریکارڈ کردہ ملی اور قومی نغمے، اور اسلامی نظیں اور ترانے سن سکتے ہیں؟

پسندیدہ جواب

ہم آپ سائل بھائی اور سب مسلمان بھائیوں کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ ہمارے ساتھ مل کتاب و سنت میں موجود دلائل پر غور فکر کریں، اور اہل علم کے اقوال کو بصیرت کے ساتھ دیکھے، اور پھر ہر شخص نے جو کچھ پڑھا ہے اس کے مطابق فیصلہ کرے، اور مومن شخص اپنے نفس کا محاسبہ کرے، اور پھر اللہ سبحانہ و تعالی تو اس کے دل کی حالت بھی جانتا ہے.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" اپنے دل سے پوچھو، نیکی وہ ہے جس پر تیرا دل مطمئن ہو، اور اس پر نفس مطمئن ہو اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے، اور سینے میں تردد حاصل ہو، اگرچہ لوگ تجھے فتوی دیں، اور تجھ سے پوچھیں "

مسند احمد (228/4) علامہ البانی نے صحیح الترغیب حدیث نمبر (1734) میں اسے حسن قرار دیا ہے.

تو ہم ابتدا کرتے ہوئے یہ کہینگے کہ:

ہر مسلمان شخص اللہ تعالی کی کتاب قرآن مجید کی آیک عظیم آیت کو سنتا اور پڑھتا ہے جس میں اللہ سبحانہ و تعالی پاکباز ترین عورتوں اور عفت و عصمت میں سب سے زیادہ عفت والی بیویوں کو ڈرا رہے ہیں، اور انہیں ادب و عفت اور فضیلت پر ابھارتے ہوئے ان کی راہنمائی ان الفاظ کے ساتھ کر رہے ہیں:

{اے نبی کی بیویو تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو، اگر تم پرہیزگاری اختیار کرو تو تم نرم لہجے میں بات نہ کرو، کہ جس کے دل میں روگ ہے وہ کوئی برا خیال کرنے لگے، اور ہاں قاعدے کے مطابق اچھی کلام کرو}.الاحزاب (32).

تو یہاں اللہ سبحانہ و تعالی انہیں رجس و پلیدی کے وسائل ختم کرنے، اور پاکیزگی اختیار کرنے کے وسائل کی تعلیم دے رہا ہے، حالانکہ وہ اہل بیت میں شامل ہیں، اور زمین میں رہنے والی عورتوں میں سب سے پاکباز ہیں، اور جو عورتیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھرانہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اور اعلی ترین گھر میں رہیں ان کے علاوہ باقی عورتیں تو ان وسائل کی زیادہ ضرورت مند ہیں، تو اللہ سبحانہ و تعالی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کو ان کے عظیم مقام اور مرتبہ کا احساس دلاتے ہوئے فرمایا:

{تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو}.

اور رفعت و عظمت والی عورت کا حال یہی ہے وہ یہی چاہتی ہے کہ اس کی عزت اور رفعت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کے مقام تک پہنچ جائے، تو جب وہ یہ سنتی ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کو مخاطب کر کے انہیں اجنبی مردوں کے ساتھ نرم لہجہ میں بات کرنے سے منع فرمایا ہے، تو اسے اللہ سبحانہ و تعالی کے حکم اور نہی کی حکمت کا ادراک ہوتا ہے.

کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے ہی مرد وعورتوں کو پیدافرمایا ہے ، اسے علم ہے کہ عورت کی آواز میں نرمی اور سوز ہے جو طمع وفتنہ کو ابھارتا ہے اور انسانی دل کا حال یہی ہے کہ اس کی اصل خلقت میں ہی شہوت رکھی گئی ہے ، اور یہ کہ خرابی وگندگی سے پاکی وطہارت اس وقت تک نہیں ہو سکتی جب تک ابتدائی اور بنیادی طور پر ہی اسے پیدا کرنے والے اسباب سے اجتناب نہ کیا جائے ، اور پر حکمت شریعت نے ان سب فتنوں کے دروازے بند کیے ہیں ، اگرچہ انفرادی طور پر فتنہ وفساد کا احتمال کمزور ہے ، لیکن اس کا معاشرے پر اثر عام اور زیادہ اور بہت زیادہ وقت تک رہتا ہے ، اور پھر اس کا اثر ظاہر اور واضح ہے ، چاہے بعض افراد پر مخفی رہے ، لیکن اللہ تعالی جو کہ سب لوگوں کا پروردگار ہے اس پر اس کا اثر مخفی نہیں ہو سکتا ، اور اسی نے ہی مسلمان عورتوں کو حکم دیا ہے کہ وہ کلام میں نرمی اختیار نہ کریں.

جو ترانے اور نظمیں اور غزلیں عورت یا لڑکی کی آواز میں نشر کی جاتی ہیں وہ ایک عظیم فتنہ وخرابی کا باعث ہیں ، اگرچہ آج کچھ لوگ تو اس کے خلاف جھگڑا کرتے ہیں ، لیکن ایک دن ایسا بھی آئیگا کہ جھگڑنے والے کے پاس سوائے خواہشات اور شیطان کے کوئی عذر باقی نہ ہوگا ؛ کیونکہ جب انحراف وفتنہ کا دروازہ کھول دیا جائے تو لوگ اس میں انتہائی وسعت اختیار کر لیتے ہیں.

جیسا کہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ کا قول ہے :

"بدعات شروع میں ایک بالشت ہوتی ہے ، اور پھر اس میں زیادتی ہوتی ہوئی ایک ہاتھ اور پھر کئی میلوں اور فرسخ تک جا پہنچتی ہے "

دیکھیں : مجموع الفتاوی (425/8).

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{اے ایمان والو شیطان کے قدموں کی پیروی مت کرو، اور جو کوئی بھی شیطان کے قدموں کی پیروی کرے تو وہ تو بے حیائی اور برے کاموں کا ہی حکم کریگا، اور اگر اللہ تعالی کا فضل و کرم تم پر نہ ہوتا تو تم میں سے کوئی بھی کبھی بھی پاک صاف نہ ہوتا، لیکن اللہ تعالی جسے پاک کرنا چاہے کر دیتا ہے ، اور اللہ تعالی سب کچھ سننے والا اور سب کچھ جاننے والا ہے }.النور(21)

اس لیے تزکیہ وپاکیزگی مسلمان مرد وعورت کا مقصد ہے ، جس کا مطلب دل وجان کی طہارت وپاکیزگی ہے ، اس کے حصول کے لیے شیطانی ہتھکنڈوں سے بچنا ضروری ہے ، کیونکہ دل بہت جلد بدل جانے والا ہے ، اور نفس بھی خواہشات وتمنا کرتا ہے ، اور بندہ جسم میں رکھی گئی شہوت کے سامنے کمزور ہے.

لہذا ان لوگوں کو اللہ تعالی کا تقوی اور ڈر اختیار کرنا چاہیے جن کے ذمہ اور ان کی گردنوں پر پورے کے پورے معاشرے کا بوجھ ہے ، اور وہ لڑکیوں کی آواز میں ملی نغمے اور نظمے اور ترانے اسلام کے نام پر ریکارڈ کر کے اسے نشر کرتے ہیں ، اور فضیلت کی دعوت کا نام دیتے ہین اور بعض اوقات اسے مقابلہ کا نام بھی دیتے ہیں!

ہم پوچھتے ہیں کہ آیا مقابلہ اور فضیلت ایک فتنہ ساز اور نرم آواز اور خوبصورت لڑکی کا محتاج ہے ؟!!

اور کیا اخلاق وآداب فاضلہ کی دعوت کے سب وسائل ختم ہو گئے ہیں اور صرف یہی باقی بچا ہے کہ ہم ان گانے والی لڑکیوں کے سامنے بیٹھ کر سنیں ، یا پھر ان کی آواز میں ریکارڈ شدہ اشعار اور ملی نغمیں اور ترانے ٹیپ ریکارڈ اور ٹی وی چینلوں پر سنیں ؟!!

یہاں ہم ایک طریقہ اور تجویز پیش کرتے ہیں ، جس پر ہر کوئی فیصلہ کرے ، پھر اس سے حق اور صحیح کی پہچان کرے :

اگر ہم یہ سمجھ لیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ زندگی بسر کر رہے ہیں ، اور پھر ایک خوبصورت نوجوان لڑکی اپنی خوبصورت اور سریلی آواز میں اشعار پڑھنے اور گانا شروع کر دے ، اور اس میں مختلف قسم کے آلات موسیقی بھی استعمال ہو ، اور اس مجلس میں نوجوان لڑکے اور مرد سب جمع ہو کر اسے سنیں اور دیکھیں.

توکیا کوئی شخص یہ تصور کرسکتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت اسے قبول کرتے ہوئے اس پر راضی ہو، حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو وہ ہیں جنہوں نے اپنے چچازاد بھائی فضل بن عباس رضی اللہ تعالی عنہم کی گردن دوسری گھما کر دوسری طرف کردی کہ وہ خثعمی قبیلہ کی عورت کو نہ دیکھے، اور فرمایا :

"میں نے ایک نوجوان لڑکے اور لڑکی کو دیکھا تو مجھے خدشہ ہوا کہ ان دونوں میں شیطان نہ آجائے"

سنن ترمذی حدیث نمبر (885) ترمذی نے اسے حسن صحیح کہا ہے اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں اسے حسن قرار دیا ہے.

ابن جوزی رحمہ اللہ اپنی مایہ ناز کتاب "تلبیس ابلیس" میں لکھتے ہیں :

"ہمیں ابوالقاسم الحریری نے ابوطیب طبری سے خبر دی انہوں نے کہا : غیر محرم عورت سے گانا سننا جائز نہیں چاہے وہ آزاد عورت ہو یا لونڈی، شافعی کے اصحاب کا قول یہی ہے.

اور امام شافعی کہتے ہیں : اور گانے والی لونڈی کے پاس جب لوگ اسے سننے کے لیے جمع ہوں تو وہ بے وقوف ہے، اس کی گواہی قبول نہیں ہوگی، اور پھر اس میں اور سختی کرتے ہیں فرمایا : یہ دیوثیت ہے"

ابن جوزی کہتے ہیں :

اس کے مالک کو بے وقوف اور فاسق اس لیے کہا ہے کہ اس نے لوگوں کو باطل کی طرف بلایا ہے، اور جو شخص باطل کی دعوت دے اور اس کی طرف بلائے وہ بے وقوف اور فاسق ہے" انتہی

دیکھیں : تلبیس ابلیس (277).

بلکہ شریعت اسلامیہ نے تو عبادت میں بھی عورت کو آواز پست رکھنے کا حکم دیا ہے، اس لیے اگر نماز میں کوئی معاملہ بن جائے تو مرد حضرات کے لیے شریعت نے سبحان اللہ کہنا مباح کیا ہے، لیکن عورت کو سبحان اللہ کہنے کی اجازت نہیں دی تا کہ اس کی آواز مرد نہ سنیں، بلکہ اسے دونوں ہاتھوں کے ساتھ ہلکی سی تالی بجانے کا حکم دیا ہے، اور اسی طرح تلبیہ کہنے اور اذان اور سلام کے جواب میں بھی آواز کو پست رکھنے کا حکم دیا ہے، ذیل میں ہم فقہاء اربعہ اقوال نقل کرتے ہیں :

احناف کی کتب "حاشیۃ الطحطاوی" میں ہے :

"الفتح میں کہا ہے : صرف آواز بلند کرنے میں اختلاف ہے، نہ کہ سر لگانے اور لہکانے میں" انتہی.

دیکھیں : حاشیۃ الطحطاوی (161/1).

یعنی سریلی آواز نکالنے، اور اسے لہکانے کی ممانعت میں کوئی اختلاف نہیں.

اور فتح القدیر کی شرح میں کمال الدین السیواسی کہتے ہیں :

"النوازل میں صراحت کی ہے کہ عورت کی آواز ستر ہے، اس بنا پر میرے نزدیک کسی عورت کا نابینا آدمی کی بجائے عورت سے قرآن کی تعلیم حاصل کرنا زیادہ بہتر ہے.

وہ کہتے ہیں : کیونکہ عورت کی آواز ستر ہے، اسی لیے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :

"مرد سبحان اللہ کہیں، اور عورتیں تالی بجائیں"

اس لیے اچھا نہیں کہ عورت کی آواز مرد سنے" انتہی.

دیکھیں: شرح فتح القدیر (260/1).

اور فقہ مالکیہ کی کتاب "شرح مختصر خلیل" میں ہے:

"اور الناصر نے بیان کیا ہے کہ: عورت کی آواز سننے سے اگر لذت حاصل ہونے کا خدشہ ہو تو اسے اس حیثیت میں بلند کرنا جائز نہیں، نہ تو جنازہ میں، اور نہ ہی شادی بیاہ کے موقع پر، چاہے وہ نوجوان ہو یا نہ، لیکن بوڑھی عورتوں کی آواز سننا حرام نہیں" انتہی.

دیکھیں: شرح مختصر خلیل للخرشی (276/1).

اور کتاب الام میں امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"عورتوں کو پردہ میں رہنے کا حکم ہے، اس لیے عورت کی آواز کوئی شخص بھی نہ سنے تو یہ اس کے لیے زیادہ بہتر اور زیادہ پردہ کا باعث ہے، اور نہ ہی عورت تلبیہ میں اپنی آواز بلند کرے، بلکہ صرف اپنے آپ کو ہی سنائے" انتہی.

دیکھیں: الام (156/2).

اور فقہ شافعی کی کتاب "روضۃ الطالبین" میں درج ہے:

"اور صحیح یہی ہے کہ عورت کی آواز ستر نہیں، لیکن فتنہ و فساد کے وقت اس کی طرف کان لگانے اور اسے سننے کی کوشش کرنا حرام ہے، اور اگر عورت کا دروازہ کوئی مرد کھٹکھٹائے تو عورت کو چاہیے کہ وہ نرم اور سریلی آواز میں جواب نہ دے، بلکہ اپنی آواز میں سختی پیدا کرے" انتہی.

دیکھیں: روضۃ الطالبین (21/7).

اور فقہ حنبلی کی کتاب "الانصاف" میں لکھا ہے:

صالح کی روایت میں ہے کہ امام احمد کا قول ہے: بڑی عمر کی عورت کو سلام کیا جائیگا، لیکن نوجوان لڑکی نہ بولے.

قاضی کہتے ہیں: یہ اس لیے کہ کہیں اس کی آواز سے فتنہ میں پڑ جائے، اور مذہب اسے مطلق کہا ہے، دونوں روایتوں کی بنا پر لذت سے آواز سننا حرام ہے، چاہے قرآت کی ہو، المستوعب اور الرعایۃ اور الفروع وغیرہ میں اسے بالجزم کہا ہے، قاضی کہتے ہیں: عورت کی آواز سننے سے منع کیا جائیگا" انتہی.

دیکھیں: الانصاف (31/8).

اور ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"اور اسے یعنی عومی طور پر گانا سننا اجنبی عورت سے سننا بہت زیادہ حرام ہے، اور دین کے لیے زیادہ خرابی کا باعث ہے" انتہی.

دیکھیں : اغاثۃ اللھفان (230/1).

اور اسی طرح مردوں کے لیے عورتوں کی اشعار اور نظمیں اور نغمے وغیرہ سننے جائز نہیں، چاہے یہ اس کے سامنے بیٹھ کر اور جمع ہو کر سنے جائیں، یا ریکارڈ شدہ آوازیں، اور چاہے یہ اشعار اخلاق و کردار پر ابھارتے ہوں، یا پھر وہ فتنہ فساد اور برائی کی دعوت دیتے ہوں.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"میری رائے تو یہ ہے کہ وہ حرام ہے، کہ عورتیں ان مردوں کے سامنے اپنی آواز بلند کریں جو اسے سننے کے لیے اکٹھے ہوئے ہوں اور ان کی آواز سے لذت محسوس کرتے ہوں" انتہی.

دیکھیں : اللقاء الشہری (55) سوال نمبر (14).

بلکہ لڑکیوں اور عورتوں کی آوازیں دینی نظمیں اور ترانے سننے میں اشکال ہے، کیونکہ اسے سننے والا شخص تو اسے قرب اور نیکی سمجھتا ہے، اور لوگ اس میں اپنے دین کا فائدہ سمجھتے ہیں، بلکہ بعض اوقات تو اس سے بھی زیادہ بڑھ کر اسے دعوت الی اللہ اور جھاد فی سبیل اللہ کی جانب ایک قسم کی دعوت سمجھتے ہیں.

امام ابو عمرو بن صلاح رحمہ اللہ سے ایسے افراد کے متعلق دریافت کیا گیا جو دف اور بانسری کے ساتھ اشعار سننا حلال سمجھتے قرار دیتے ہیں، .... اور اس میں اجنبی اور غیر محرم عورتیں بھی حاضر ہوتی ہیں، اور بعض اوقات تو وہ ایک دوسرے میں گھل مل بھی جاتے ہیں، اور بعض اوقات وہ اپنے قریب عورتوں کو دیکھتے ہیں، اور بعض اوقات مرد ایک دوسرے سے معانقہ بھی کرتے ہیں، اور بغیر داڑھی کے امرد لڑکے سے دف اور بانسری کے ساتھ اشعار سنتے ہیں جو ان کے لیے گاتا ہے، اور وہ اپنے چہروں کو اس امرد لڑکے کے چہرے کی جانب ہی گاڑے رکھتے ہیں، اور گانے اور گانے والے پر ہی ہلاک ہونے والے ہیں، پھر وہ رقص و تالی بجا کر محفل سماع سے علیحدہ ہوتے ہیں، اور یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ ایسا کرنا باعث قرب ہے اور اس میں لذت ہے، اور وہ اس سے اللہ کے قریب ہوتے ہیں، اور کہتے ہیں : یہ سب سے افضل عبادت ہے!! کیا یہ حلال ہے یا حرام؟ اور جو اسے حلال قرار دے تو کیا اسے ڈانٹا جائیگا یا نہیں؟

انہوں نے جواب دیا :

یہ علم میں رکھیں کہ ان لوگوں کا تعلق ان افراد سے ہے جو سب سے گمراہ ترین فرقہ ہے، اور ہر قسم کی جہالت اور حماقت ان میں پائی جاتی ہے، یہ انبیاء کی شریعت کا انکار کرنے والے ہیں، اور علم اور علماء میں جرح قدح کرنے والے ہیں، انہوں نے زاہد لوگوں کا لبادہ اوڑھ رکھا ہے اور دنیا ترک کرنے کا اظہار کر رہے ہیں، اور شہوات کے پیچھے چل نکلے ہیں اور انہوں نے خواہشات و نفس کی دعوت کو تسلیم کیا ہے، اور لہو آلات موسیقی میں لگ گئے ہیں اور اس کام میں مشغول ہو گئے ہیں جو اہل باطل اور معصیت کا ارتکاب کرنے والوں کا تھا، اور انہوں نے گمان کر لیا ہے کہ اس طرح وہ اللہ تعالی کا قرب حاصل کر رہے ہیں.

حالانکہ یہ لوگ تو اس میں اپنے سے پہلے لوگوں کے طریقہ کی پیروی ہی کر رہے ہیں، اور انہوں نے اللہ پر جھوٹ بولا ہے، اور اس کے برگزیدہ بندوں انبیاء پر بھی؛ دھوکہ دینے کے لیے شیطانی پھندوں میں سے ایک پھندہ ہے، اور یہ حودث زمان میں سے ایک ایسا عجوبہ ہے جو عوام کو دھوکہ دینے، اور اسلامی نظم کو خراب کرنا ہے... ان کا اس محفل سماع کے متعلق یہ کہنا کہ یہ باعث قرب اور اطاعت و فرمانبرداری ہے، یہ چیز مسلمانوں کے اجماع کے بھی مخالف ہے....

رہا اس سماع کو مباح اور حلال کرنا تو یہ علم رکھیں کہ دف گانا اور بانسری و سارنگی بجانا سب کچھ جمع ہو جائے تو مسلمان آئمہ مذاہب وغیرہ کے ہاں اس کا سننا حرام ہے، اور اجماع میں معتمد قول والے میں سے کسی شخص سے یہ ثابت نہیں.

اور جو یہ ذکر کیا ہے کہ وہ امرد لڑکے سے غیر محرم عورتوں سے یہ سنتے ہیں، اور اسے مباح قرار دیتے ہیں؛ تو یہ قطعی طور پر ملحد اور غیر اخلاقی حرکات ہیں، کسی بھی مسلمان عالم دین اور زاہد شخص وغیرہ نے اسے مباح قرار نہیں دیا..."

یہ فتوی بہت طویل ہے، ہم نے اس میں سے کچھ فقرے نقل کیے ہیں.

دیکھیں: فتاوی ابن صلاح (2/499–501).

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (11563) اور (99630) کے جوابات کا مطالعہ کریں.

واللہ اعلم.